ادھار بیع میں اقالہ ہوا تو خریدار پر قیمت دینا لازم ہے؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3492

تاریخ اجراء: 21 رجب المرجب 1446ھ / 22 جنوری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ میں نے کبوتر ادھار خریدا، جس سے خریدا وہ اب کہہ رہا ہے کہ یہ کبوتر بیمار ہے مجھے واپس کر دو تا کہ میں نے جس سے لیا ہے اس کو واپس کر دوں، میں نے اس کو کبوتر واپس کر دیا، تو کیا اب مجھے اس کے پیسے دینے پڑیں گے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جب آپ نے بیچنے والے کی رضامندی سے وہ کبوتر اسے واپس کر دیا تو یہ دونوں کے درمیان پہلے کیے گئے خرید و فروخت کے ایگریمنٹ کو ختم کرنا ہوا، اور خرید و فروخت کا ایگریمنٹ اسی قیمت پر ختم ہوتا ہے، جس پر خرید و فروخت ہوئی تھی، لہٰذا اب آپ پر کبوتر کے پیسے دینا لازم نہیں۔

اقالہ کی تعریف الجوھرۃ النیرۃ میں یہ بیان ہوئی: ”اقالۃ فی اللغۃ ھی الرفع، وفی الشرع عبارۃ عن رفع العقد“ ترجمہ: اقالہ کا لغوی معنی کسی چیز کو اٹھانا ہے اور شرع میں اس سے مراد عقد کو ختم کرنا ہے۔ (الجوھرۃ النیرہ، ج 1، ص 207، مطبوعہ المطبعۃ الخیریہ، بیروت)

اقالہ میں باہمی رضامندی کے شرط ہونے کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے ”وشرط صحۃ الاقالۃ، رضا المتقائلین“ ترجمہ: اقالہ کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط متقائلین (یعنی اقالہ کرنے والے دونوں افراد) کا رضامند ہونا ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، ج 3، ص 157، دار الفکر، بیروت)

اقالہ کے متعلق ہدایہ شریف میں ہے: ”الاقالۃ جائزۃ فی البیع بمثل الثمن الاول۔۔۔ والأصل ان الاقالۃ فسخ فی حق المتعاقدین“ ترجمہ: پہلے ثمن کی مثل کے بدلے بیع میں اقالہ (یعنی عقدِ بیع ختم کرنا) جائز ہے۔۔۔

اوراصل یہ ہے کہ اقالہ عاقدین کے حق میں سودے کا فسخ کرنا ہے۔(الھدایۃ،باب الاقالہ،ج3،ص55،مطبوعہ داراحیاء التراث العربي،بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net